فتویٰ نمبر:[۱۵۵]　　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　تاریخ:[۲۰۲۱/۱۰/۵]

سوال

ایک لڑکا اور لڑکی کا جسمانی تعلق تھا، جس کے نتیجے میں لڑکی کو حمل ٹھہر گیا۔ بعد میں ان دونوں نے شادی کر لی۔ اس طرح جو بچہ پیدا ہو گیا، اس کا status کیا ہو گا؟ اسلامی لحاظ سے کیا ایسی اولاد کا جائیداد میں حصّہ ہو گا؟

جواب

الحمدلله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

بدکاری کے نتیجہ میں ہونے والے حمل کے دوران نکاح جائز نہیں ہے۔ زانی خود نکاح کرنا چاہے یا کوئی اور، اس کے لئے وضعِ حمل ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے:

"وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ". [سورۃ الطلاق:۴]

اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔

اگر دوران حمل کوئی اس سے شادی کر لیتا ہے، جیسا کہ ہمارے ہاں بعض علماء کا موقف ہے۔ تو نتیجے کے طور پر جو بچہ پیدا ہو گا، اس کا نسب اس سے نہیں ملایا جائے گا، اگرچہ وہ نطفہ اس زانی کا ہی ہے۔ کیونکہ اسلام میں اس بچے کا نسب جاری ہوتا ہے جو نکاح کے بعد بچہ پیدا ہو۔ [الموسوعة الفقهية الكويتية:۴۰/۲۳۷] یہ نکاح کی نہیں بلکہ زنا کی پیداوار ہے۔ اس لئے یہ بچہ ماں کی طرف منسوب ہو گا۔ اور ماں ہی اس کی وارث بنے گی۔ زانی کا اس کی وراثت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام نے جس نسب کو جائیداد کا سبب قرار دیا ہے، وہ نسبِ صحیح ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضيلة الشيخ جاويد اقبال سيالكوٹی حفظه الله

فضيلة الدكتور عبد الرحمن يوسف مدنی حفظه الله

فضيلة الشيخ سعيد مجتبى سعيدی حفظه الله

فضيلة الشيخ ابو عدنان محمد منير قمر حفظه الله